سورہ نمبر
(۵۰)

سُورَۃُ قٓ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ قٓ

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ قٓ مکی ہے	(اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۵)	اس میں ۴۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
عزت والے قرآن کی قسم ف۶ بلکہ انہیں اسکا اچنبھا ہوا کہ انکے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ
ف۷ تو کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے پھر جئیں گے

رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ
یہ پلٹنا دور ہے ف۸ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۹ اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی کتاب ہے

حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمْ
ف۱۰ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۱ جب وہ انکے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں ف۱۲ تو کیا

يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۱۳ ہم نے اُسے کیسا بنایا ف۱۴ اور سنوارا ف۱۵ اور اس میں کہیں رخنہ

فُرُوْجٍ ﴿٦﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ
نہیں ف۱۶ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۷ اور اس میں لنگر ڈالے ف۱۸ اور اس میں ہر بارونق جوڑا اُگایا

كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
سوجھ اور سمجھ ف۱۹ ہر رجوع والے بندے کیلئے ف۲۰ اور ہم نے آسمان سے برکت والا

ع ۹/۱۴

المنزل السابع

ف۵ سورۂ قٓ مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع پینتالیس ۴۵ آیتیں تین سو ستاون ۳۵۷ کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے ۱۴۹۴ حرف ہیں
ف۶ ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے
ف۷ جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی انکے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے انذار سے تعجب و انکار کرنا قابل حیرت ہے
ف۸ ان کی اس بات کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ف۹ یعنی ان کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے اُن میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے
ف۱۰ جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے
ف۱۱ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید
ف۱۲ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاعر کبھی ساحر کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں
ف۱۳ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں
ف۱۴ بغیر ستون کے بلند کیا
ف۱۵ کواکب کے روشن اجرام سے
ف۱۶ کوئی عیب و قصور نہیں
ف۱۷ پانی تک
ف۱۸ پہاڑوں کے کہ قائم رہے
ف۱۹ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو
ف۲۰ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کرکے اس کی طرف رجوع ہو

مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ

پانی اتارا ف۱ تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۲ اور کھجور کے لمبے درخت

لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ

جن کا پکا گابھا بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس ف۳ سے مردہ شہر جلایا ف۴ یونہی

الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ

قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۵ ان سے پہلے جھٹلایا ف۶ نوح کی قوم اور رس والوں ف۷ اور ثمود اور عاد

وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بَن والوں اور تُبّع کی قوم نے ف۸ ان میں ہر ایک نے

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ

رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ف۹ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۱۰ بلکہ وہ نئے بننے سے ف۱۱

مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ

شبہہ میں ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا

بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى

نفس ڈالتا ہے ف۱۲ اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۱۳ جب اس سے لیتے ہیں

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا

دو لینے والے ف۱۴ ایک دہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۱۵ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے

لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا

پاس ایک محافظ طیار نہ بیٹھا ہو ف۱۶ اور آئی موت کی سختی ف۱۷ حق کے ساتھ ف۱۸ یہ ہے جس سے

كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ

تو بھاگتا تھا ف۱۹ اور صور پھونکا گیا یہ ہے وعدہ عذاب کا دن ف۲۰ اور ہر جان

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۲۱ اور ایک گواہ ف۲۲ بیشک تو اس سے غفلت میں تھا ف۲۳

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا ف۲۴ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۲۵ اور اس کا ہمنشیں فرشتہ ف۲۶ بولا

ف۱ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے ف۲ طرح طرح کا گیہوں جو جوار وغیرہ ف۳ بارش کے پانی ف۴ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا ف۵ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو ف۶ رسولوں کو ف۷ رس ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشی کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے ف۸ ان سب تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں۔ ف۹ اس میں قریش کو تہدید اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں اس کے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے ف۱۰ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال و مستبعد سمجھتے ہیں۔ ف۱۱ یعنی موت کے بعد پیدا کیے جانے سے ف۱۲ ہم سے اس کے سرائر و ضمائر چھپے نہیں ف۱۳ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ وَرید وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جزو میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں ف۱۴ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں ف۱۵ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے وہ اخفی الخفیات کا جاننے والا ہے خطرات نفس تک اس سے چھپے نہیں فرشتوں کی کتابت حسب اقتضائے حکمت ہے کہ روز قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دیے جائیں ف۱۶ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں مسئلہ ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کیلئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کرلے منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت و علم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغۂ ماضی سے اس کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۷ جو عقل و حواس کو مختل و مکدر کر دیتی ہے ف۱۸ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امر آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجام کار سعادت و شقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت ف۱۹ بعث کے لیے ف۲۰ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا ف۲۱ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے ف۲۲ جو اس کے عملوں کی گواہی دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا ف۲۳ دنیا میں ف۲۴ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا ف۲۵ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا ف۲۶ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے (مدارک و خازن)

ع ۱۵ ۱۵

منزل ۷

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَنَّاعٍ

یہ ہے ف١ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو. جو بھلائی سے

لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ

بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنیوالا ف٢ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تو تم دونوں اسے سخت عذاب

الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ

میں ڈالو اسکے ساتھی شیطان نے کہا ف٣ ہمارے رب ہم نے اسے سرکش نہ کیا ف٤ ہاں یہ آپ ہی دور کی گمراہی میں تھا

بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾

ف٥ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو ف٦ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا ڈر سنا چکا تھا ف٧

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ

میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے

هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ

کیا تو بھر گئی ف٨ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے ف٩ اور پاس لائی جائیگی جنت پرہیزگاروں کے

غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ

انسے دور نہ ہوگی ف١٠ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو ف١١ ہر رجوع لانیوالے نگہداشت والے کیلئے ف١٢ جو

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ

رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ف١٣ ان سے فرمایا جائیگا جنت میں جاؤ سلامتی کیساتھ

يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

ف١٤ یہ ہمیشگی کا دن ہے ف١٥ انکے لیے ہے اسمیں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ف١٦ اور اُنسے پہلے ف١٧

قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ

ہم نے کتنی سنگتیں ہلاک فرمادیں کہ گرفت میں اُنسے سخت تھیں ف١٨ تو شہروں میں کاوشیں کیں ف١٩ ہے کہیں

مَحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى

بھاگنے کی جگہ ف٢٠ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو ف٢١ یا کان لگائے

السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

ف٢٢ اور متوجہ ہو اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے

ف١ اس کا نامۂ اعمال (مدارک)
ف٢ دین میں
ف٣ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا
ف٤ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اسے گمراہ نہ کیا
ف٥ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کرلیا اس پر ارشادِ الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ
ف٦ کہ دار الجزاء اور موقفِ حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں
ف٧ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لیے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی
ف٨ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنوں اور انسانوں سے بھریگا اس وعدہ کی تحقیق کے لیے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا
ف٩ اس کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے
ف١٠ عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہلِ موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا
ف١١ رسولوں کی معرفت دنیا میں
ع ٣ — ١٦
ف١٢ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیب نے فرمایا اوّاب وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا و رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو پاسِ انفاس کرے

منزل ٧

اگر تو پاسداری پاسِ انفاس
بسلطانی رسانندت ازیں پاس
ترا یک پند بس در ہر دو عالم
ز جانت بر نیاید بے خدا دم

ف١٣ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل
ف١٤ بے خوف و خطر امن و اطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں
ف١٥ اب نہ فنا ہے نہ موت
ف١٦ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدارِ الٰہی و تجلیِ ربانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے
ف١٧ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل
ف١٨ یعنی وہ امتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں
ف١٩ اور جستجو میں جابجا پھرا کیے
ف٢٠ موت اور حکمِ الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی
ف٢١ دل دانا شبلی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلب حاضر چاہیے جس میں طرفۃ العین کے لیے بھی غفلت نہ آئے ف٢٢ قرآن اور نصیحت پر

ف١ شانِ نزول مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیانی کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ ہے اور پچھلا جمعہ پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا اس آیت میں انکا رد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنا دے ہر چیز کو حسب اقتضائے حکمت ہستی عطا فرماتا ہے شانِ الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدت غضب سے چہرۂ مبارک پر سرخی نمودار ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا ف٢ یعنی فجر و ظہر و عصر کے وقت ف٣ یعنی وقت مغرب و عشاء و تہجد ف٤ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری) حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں چاہے سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں (مسلم شریف) ف٥ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام ف٦ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی اے گلی ہوئی ہڈیو بکھرے ہوئے جوڑو ریزہ ریزہ شدہ گوشتو پراگندہ بالو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لیے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف٧ سب لوگ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف٨ آخرت میں ف٩ مردے محشر کی طرف ف١٠ یعنی کفار قریش ف١١ کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے (وکان ہذا قبل الامر بالقتال)

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖۗ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ

چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ف١ تو اُن کی باتوں پر صبر کرو

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ۚ وَ مِنَ

اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف٢ اور کچھ

الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَ اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ

رات گئے اس کی تسبیح کرو ف٣ اور نمازوں کے بعد ف٤ اور کان لگا کر سنو جس دن پکارنے والا پکارے گا ف٥

مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿٤١﴾ یَّوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ

ایک پاس جگہ سے ف٦ جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف٧ حق کے ساتھ یہ دن ہے قبروں سے

الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿٤٣﴾ۙ یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ

باہر آنے کا بیشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے ف٨ جس دن زمین اُن سے پھٹے گی

عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ

تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف٩ یہ حشر ہے ہم کو آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں ف١٠ اور

مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿٤٥﴾

کچھ تم اُن پر جبر کرنے والے نہیں ف١١ تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

ع ٣ ٦ ١٧

حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے (بلاواسطہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے (سن کر) قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ﴿١﴾ حاصل کی ہے۔ حضور جمعہ کے دن منبر پر جب لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے تو قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ﴿١﴾ پڑھتے۔ (در منثور ص:١٠١، ج:٦، امام احمد مسلم ص:٢٨٦، ابن ابی شیبہ ابوداؤد، ص:١٥٧، ج:١، نسائی ص:١٥٨، ج:١، ابن ماجہ وبیہقی) اس طرح میں نے یاد کی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عم یتساءلون، قٓ والقرآن المجید، والنجم اذا ھویٰ، والسمآء ذات البروج، والسمآء والطارق سیکھو۔ (اتقان، ص:٥٤، ج:١)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور